فقھی سین جیم

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی

خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین متین اس مسئلے کے بارے میں کہ: نصاب زکوۃ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ان کے برابر مال ضرورت سے فارغ ہو۔لیکن حضرت صاحب زکوۃ میں تو چاندی کا نصاب سمجھ میں آتا ہے مگر قربانی کے نصاب میں یہ کس طرح مروج ہوسکتا ہے کیونکہ آج کل کے حساب سے ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت تقریبا ساڑھے چھ ہزار روپے بنتی ہے اور کسی کے پاس اتنی قیمت کا مال موجود (جو ضرورت سے فارغ) ہے وہ اس سے کاروبار کرتا ہے اب اگر وہ قربانی میں حصہ ملاتا ہے تو اس کے کاروبار بند ہونے کا خدشہ ہے۔نیز یہ فرمایئے کہ مال پر چاندی کا قیاس کب ہوگا اور سونے کا قیاس کب ہوگا اور کیا نصاب میں وہ سامان بھی آتا ہے جو اس نے کاروبار کے لئے خریدا ہے یا اس سے جو فائدہ حاصل ہوا۔ السائل عبدالقیوم قادری ، کراچی

الجواب باسمہ تعالی:

شریعت نے قربانی کے وجوب کے لئے نصاب کا اعتبار کیا ہے۔اب جس کے پاس بھی نصاب برابر مال ہوگا اس پر قربانی ،زکوۃ اور فطرہ واجب ہوگا چاہے یہ مذکورہ فرائض ادا کرنے کے بعد کسی کے پاس مال کم بچے یا زیادہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔اگر آپ کے پاس ضروریات اصلیہ سے فارغ نصاب یا اس کی قیمت موجود ہو تو قربانی واجب ہے چاہے آپ کے کاروبار کے لئے پیسے باقی رہے یا نہ رہے۔

مال تجارت اور جو منافع ہوا اس کو ملا کر اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔چاندی کی قیمت آپ بازار سے معلوم کرسکتے ہیں۔ البحرالرائق میں ہے:

"تجب علی حر مسلم موسر مقیم علی نفسه وبالیسار لأنهالاتجب الا علی القادر وهو الغنی دون الفقیرومقداره مقدار ماتجب فیه صدقة

☆ بیع سوم علی سوم وغیرہ: دوسرے شخص کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا۔(یہ ناجائز ہے) ☆☆

الفطر"۔ (البحر الرائق ص ۳۱۸ جلد ۸ باب کتاب الأضحیۃ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرائط قربانی میں ایک شرط فراخ دستی ہے جس سے مراد وہ مال ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے ایسی فراخ دستی مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ (فتاوی عالمگیری ص ۴۴۴ جلد ۶)

جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے سے مراد صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وقت ہے یعنی اگر عید کے دن صبح صادق سے پہلے بھی صاحب نصاب ہوجائے تو صدقہ فطر ادا کرنا ہوگا زکوۃ کی طرح پورا سال گزرنا شرط نہیں ہے۔موسر یعنی فراغ دست ظاہر الروایہ کے موافق وہ شخص ہے جو اپنے مسکن و متاع خانہ و سواری و خادم وغیرہ جن کی اس کو حاجت ہے کہ ان سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا۔ان کے سوائے دوسو درھم یا بیس دینار یا اتنی قیمت کی کوئی چیز رکھتا ہے اور ضروری چیزیں جو مذکور ہوں ان کے سوا اگر اس کے پاس سوائم یا رقیق (غلام) یا گھوڑے یا متاع تجارت وغیرہ ہوں تو وہ سب اس کی فراغ دستی میں شمار ہونگے۔ (ص ۴۴۵ جلد ۶)

الحاصل یہ کہ اگر آپ کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر قیمت (روپیہ) ہے تو آپ پر قربانی واجب ہے۔**واللہ اعلم بالصواب**

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں میرے شوہر شادی کے ایک مہینہ بعد راولپنڈی گئے تھے۔آج سات سال ہوگئے ان کا کچھ پتہ نہیں ہے۔میرے والدین میری دوسرے شادی کرنا چاہتے ہیں۔قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کے حل سے آگاہ فرمائیں۔

معرفت: محمد رضوان یٰسین، کراچی

الجواب ومنہ الصدق والصواب باسمہ تعالی

جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو اور چار سال اس کے لاپتہ ہونے پر گزر جائیں اور اس کے حیات و ممات کے بارے میں کوئی معلومات نہ ہو تو اب اگر عورت شوہر کے انتظار میں بیٹھی رہے تو اس کو نان و نفقہ کا مسئلہ درپیش ہوگا۔اگر اخراجات کا مسئلہ کہیں سے حل ہوجائے لیکن بغیر شوہر کے

☆بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا☆